9561 ـ كام كى مشقت كى بنا پر نمازيں ادا كرنا مشكل ہے

سوال

كيا آپ كى رائے ميں روزانہ ايك يا دو نمازيں ترك كرنے والا شخص كافر ہے ؟
عام لوگوں كے ليے روزانہ نماز پنجگانہ ادا كرنا مشكل ہے، جيسا كہ معراج والى حديث ميں بھى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ ميرى امت كے ليے اسے پورا كرنا مشكل ہو گا، ليكن اس كے باوجود انہوں نے ہميں اپنى امت قرار ديا، ہم ايمان كے اصولوں كا اعتقاد ركھتے ہيں، ليكن ہميں ان نمازوں كى كوئى تنخواہ تو نہيں ملتى جس طرح علماء كرام اور نماز پڑھانے والے اماموں كو ملتى ہے، كيونكہ وہ علماء ہيں اور اسلامى مسائل تلاش كرنے كى تنخواہ حاصل كرتے ہيں.
ہمارے بيوى بچے ہيں اور ہميں ان كا خيال ركھنا پڑتا ہے، اور روزى كمانے كے ليے ہميں روزانہ بارہ گھنٹے كام كرنا پڑتا ہے، اس بنا پر ہمارے ليے سارى نمازيں ادا كرنا مشكل ہيں.
چنانچہ كيا آپ پھر بھى ہميں كافر ہى شمار كرتے ہيں، اس كے باوجود كہ ہم بعض نمازيں ادا كرتے ہيں اور زكاۃ بھى ادا كرتے اور رمضان المبارك كے روزے بھى ركھتے ہيں، اور اس كے ساتھ ساتھ ايمان كے اصولوں كے بھى معتقد ہيں، ميرے ليے تو يہ معاملہ بہت اہميت كا حامل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اما بعد: .....

اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنے بندوں پر دن اور رات ميں پانچ نمازيں فرض كى اور انہيں پابندى كے ساتھ ادا كرنے كا حكم ديا ہے، اور اس كى پابندى كرنے والوں كى تعريف كى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور نماز قائم كيا كرو اور زكاۃ ادا كرو اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كرو .

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

نمازوں كى پابندى كرو، اور خاص كر درميانى نماز كى، اور اللہ تعالى كے ليے باادب كھڑے رہا كرو .

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى اس طرح ہے:

يقينا مومن كامياب و كامران ہوئے جو اپنى نمازوں ميں خشوع و خضوع اختيار كرتے ہيں .

اللہ تعالى كے اس فرمان تك:

اور وہ لوگ جو اپنى نمازوں كى پابندى كرتے ہيں .

ميرے عزيز بھائى آپ نماز كى پابندى اور اس كا اہتمام كريں، اور نماز ميں خشوع و خضوع اختيار كرتے ہوئے اس كے ممد و معاون اسباب پر عمل كر كے كامياب و كامران افراد ميں شامل ہوں، اور اپنے آپ كو ايك يا دو نمازيں ترك كرنے والے پر كافر كا حكم لگانے كے معاملہ مشغول مت كريں، كہ آيا وہ كافر ہے يا نہيں.

كيونكہ جو شخص جان بوجھ كر عمدا نماز ترك كرےگا وہ اپنے آپ كو اللہ تعالى كے عذاب سے دوچار كر رہا ہے، اور مومن شخص ايسا كام كرنے كى كوشش نہيں كرتا جس كے متعلق اسے علم ہو كہ يہ سزا كا سبب بنے گا چاہے اسے وہ كفر نہ بھى ہو.

اور پھر نماز پنجگانہ اور باقى اطاعت كے كام اور حرام كاموں سے اجتناب اس وقت نہيں ہو سكتا جب تك كہ صبر نہ كيا جائے، اور پھر طبعى طور پر ناپسنديدہ ہيں، كيونكہ يہ انسان اور اس كى شہوات و خواہشات كے مابين حائل ہو جاتى ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جنت كو ناپسنديدہ اشياء كے ساتھ گھيرا گيا ہے "

اور پھر دين اسلام ميں نماز كا معاملہ بہت ہى زيادہ عظيم اسى ليے مكلف شخص جب تك زندہ اور عقلمند ہے اس سے نماز ساقط نہيں ہوتى، ليكن اللہ سبحانہ وتعالى نے اس نماز كى فرضيت ميں اپنے بندوں پر بہت آسانى پيدا فرمائى ہے، چنانچہ بندوں كے ليے سفر ميں نمازيں جمع اور قصر كرنى مشروع كى اور مشقت اور حرج كى صورت ميں حضر ميں نمازيں جمع كرنا مباح كيا.

اور مريض كے ليے مباح كيا كہ وہ اپنى حالت اور استطاعت كے مطابق بيٹھ كر يا كھڑے ہو كر يا پھر پہلو كے بل نماز ادا كرے، اس سے علم ہوا كہ روزى كمانا نماز ترك كرنے كے ليے عذر نہيں، ليكن عام عادت سے ہٹ كر مشقت ہو تو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء كى نماز جمع تاخير يا تقديم كر كے ادا كرنى مباح ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے تو نماز جمعہ كے ليے تجارت اور خريد و فروخت ترك كرنے كا حكم ديا، اور جن لوگوں

کو تجارت اور خریدوفروخت اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ان کی تعریف کی ہے.

ہمارے عزیز بھائی آپ بھی نماز پنجگانہ بروقت اور باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس کی حرص رکھیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" باجماعت نماز ادا کرنا انفرادی نماز سے ستائیس درجہ بہتر ہے "

اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی خوشنودی اور جنت کے حصول کے لیے نماز پنجگانہ سب سے بہترین اور عظیم سبب ہے، اور مطلب اعلی بھی یہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ رزق میں آسانی کا باعث بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیں اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی طلب نہیں کرتے بلکہ تجھے روزی دیتے ہیں، اور اچھا و بہترین انجام متقي لوگوں کے لیے ہی ہے .

لہذا مسلمان شخص لوگوں سے اپنے رب کی عبادت کی کوئی اجرت نہیں لیتا، بلکہ وہ تو نماز اللہ تعالی کے لیے ادا کرتا ہے، اور روزہ اللہ کے لیے رکھتا ہے، اور حج اللہ کے لیے کرتا اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھتا ہے.

اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ: " جس طرح امام کو تنخواہ اور اجرت حاصل ہوتی ہے اس طرح ہمیں نماز ادا کرنے کی اجرت نہیں ملتی "

یہ آپ کے تصور کی غلطی اور قول غلط ہے، کیونکہ امام کے لیے نماز کی ادائیگی پر اجرت لینی جائز نہیں، امام یا مؤذن حضرات اس ڈیوٹی کی اجرت لیتے ہیں جس کی بنا پر انہیں ہر وقت حاضر ہونا پڑتا ہے (تا کہ وہ امامت و خطابت اور فتوی اور قضاء وغیرہ کے لیے فارغ ہو سکیں) مسلمان کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ امامت یا مؤذن کی ڈیوٹی بغیر کسی اجرت کے دے اور اللہ تعالی سے اس کا اجروثواب حاصل کرے.

عزیز بھائی آپ کا یہ کہنا کہ: " ہمارے بیوی بچے اور خاندان ہیں .... " یہ بھی نماز ترک کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ آپ کو نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالنا ہو گا، اور یہ وقت بالکل قلیل ہے، چنانچہ ہر نماز کی ادائیگی اور اس کی تیاری کے لیے پندرہ منٹ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے، اور اگر آپ روزی کمانے کی خاطر اگر کوئی نماز چھوڑ دیں تو ہم یقینی طور پر آپ کو کافر تو نہیں کہتے، لیکن اتنا ہے کہ ہم یہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں.

جواب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ عام حالت سے ہٹ کر حاصل ہونے والی مشقت کی بنا پر ظہر اور عصر

کی نماز جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر سکتے ہیں، جیسا کہ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے، نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تك ہے.

اللہ تعالی اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں ہماری مدد ومعاونت فرمائے.